منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنجاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - قوریہ بلاتوریہ انجیل بتجیل گویان صفت و سیرت مبرد محمدؐ

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۱۵ - رجب المرجب سنہ ۱۳۰۳ ہجری | جلد ۱۵

اشتہار یہ اخبار عشر واریمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئین۔

بقیہ مضمون درۃ التاج فی بیان المعراج

پس ہو سکتا ہے کہ مطابق اس کے ہمارے حضرت کے جسم مبارک یا آپ کے مرکب مین ایسی ہی حرکت پائی گئی ہو اور آپ عرش معلی وغیرہ پر تشریف لیگئے ہون۔

باقی متبعین حکمت فیثاغورث جس پر آجکل داد تحقیق کی دار و مدار ہے تو اول تو یہ تمام علما اور عقلا کے خلاف ہے اسکا کیا اعتبار و ثانیاً اگر ہم یہ تسلیم کرلین کہ جو یہ حکما متبعین فیثاغورث کہتے ہین یہی صحیح ہے اور یہ کچھ ضرور نہین کہ جسپر بہت سے لوگ ہون وہی صحیح ہو اور آسمان کو محض ایک غیر موجود شئی تصور کرلین اور اوس سرسبز نیلی چیز کو کہ جو ہمارے سر پر دکھائی دیتی ہے اور ہم کو چارون طرف سے مثل خیمہ کے گھیرے ہوے ہے فقط ایک حد نظر و مد بصر سمجھین تو بھی ہمارے حضرت کی معراج کے لئے کوئی امر متخلل نہین کیونکہ جیسے اشیاء کثیفہ کا لطیف کرنا داخل تحت امکان قدرت باری تعالی ہے ویسی ہی اشیاء ارضیہ کا لطیف کر دینا بھی اسکی قدرت مین داخل ہے پس ممکن ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے صاحب معراج کے عنصر شریف کو ایک وجود لطیف عطا فرما کر بجانب علو لیجاکے مرتبہ اقربیت خاصہ و اختصاص مختصہ کا جسکو معراج کہتے ہین عنایت کیا ہو جیسے حضرت یوحنا کو ایک مرتبہ خاص حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اون حضرت نے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر صعود فرمایا کما مر من التوراۃ و الاناجیل - اور دیکھئی آدم کلارک مفسر اور صاحب تبیین الکلام (کہ ایک مشہور منکرین آسمان سے ہین اون سے) نزدیک بھی حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر تشریف لیجانا مسلم ہے پس اگر ایسے ہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج بھی ہوئی ہو تو کیا محل کلام ہے اور پھر اونہین لوگون کا یہ بیان ہے کہ جس طرح سے آفتاب و ماہتاب وغیرہ سیارات ہین ویسی ہی اور بھی ستارے

ہین کہ جو ابتک ہم لوگون کو معلوم نہین چنانچہ جب
سے دوربین وغیرہ آلات ملیا رہوے اون مین
سے کئے ایک مثل وسطا جو کہ وغیرہا کے پائے
گئے اور جیسی جیسی ان آلات مین ترقی ہوتی
جاویگی ویسی ہی اور بہی پائے جائین گے اور
یہ سب مثل زمین کے معمور و آباد ہین حتی کہ
ان مین جنگل و بیابان و صحرا بہی ہین پس بصورت
اقرار اون امرون کے اگر کسی ایسے مقام خاص
مین اپکی معراج ہوئی ہو جسکی ابتک منکرون
کو خبر بہی نہو تو کون تعجب ہے۔

اب یہان پر جو لوگون کو شبہ ہوتا ہے کہ اتنی
جلدی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد
اقصیٰ اور آسمانون اور دوزخ و بہشت کی
کیونکر سیر کر لیا تو اولاً یہ سمجھنا چاہئے کہ پیغمبر صاحب
نے آپ باختیار خود تو یہ سیر کیا ہی نہ تہا بلکہ خداوند
تعالیٰ نے یہ سیر کرایا تہا جیسا کہ فرمایا ہے۔ سبحان
الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی
المسجد الاقصیٰ۔ اور خداوند تعالیٰ کے اسپر قادر
ہونے مین کوئی کسیطرح سے انکار نہین کر سکتا۔
وثانیاً حکماؤن کے نزدیک آسمان و زمین ایک
منٹ مین ہزارون بلکہ لاکہون کوس حرکت
کرتے ہین اور ایسی ہی بعض حکماء کے نزدیک آفتاب
ایک دن مین مشرق سے مغرب تک سیر کر لیتا ہی
پس اسی طرح سے اگر اور کسی مقبول مخلوق نے تہوڑے
عرصہ مین ان سب چیزون کی سیر کر لیا

ہو تو عقلاً اس مین کون قباحت لازم آتی ہے۔
وثالثاً ملائکہ و شیاطین سے ایک لمحے مین مشرق سے
مغرب تک سیر کرنے کو تو آپ لوگ مانتے ہین
اور پہر واقعہ معراج پر اعتراض کرتے ہین استغفر اللہ
رابعاً ہوا سے ایک چشم زدن مین کہان سے
کہان جانے کو تو آپ ما البداہت یقین کرتے
اور ممکن سمجہتے ہین پہر واقعۂ معراج مین کیون
چون وچرا کرتے ہین۔

خامساً آپ لوگون نے سنا ہوگا کہ بلقیس کا تخت
حضرت سلیمان کے ایک وزیر نے اسم اعظم کی برکت
سے ایک طرفۃ العین مین مسافت بعیدہ سے
منگوا لیا تہا پہر اگر خود خدا ہی نے اپنے کسی خاص
بندہ کو اتنی جلدی اتنے مسافات کو طے کرا کے
یہ سب چیزین دکہلا دیا تو کیا بعید و کون محل
کلام ہے۔

سادساً۔ ریل مین سوار ہوکر منزلون ایک
گنٹہ مین پہونچ جاتے تار پر خبرون کی مسافت
کی خبر کو ایک لحظہ مین منگوا لیتے اور ان مصنوعات
سمائیہ کو تو ممکن جانتے ہین اور خدا کے کارخانہ
مین دخل دینے کو بہی قابلیت سمجہتے ہین سہ
الحذر ای شیخ نادان الحذر۔

سابعاً ملاحظہ فرماوے کہ خیالات انسانیہ و تصورات
بشریہ طرفۃ العین مین کہان سے کہان تک پہونچتے
ہین پس اگر کوئی خاص بندہ اسی طرح عرش وغیرہ
تک پہونچگیا ہو تو کیا تعجب ہے۔

ثمنا قوائے باصرہ اپنے مبدا سے منتہا تک کتنی جلدی
کہان سے کہان تک پہونچ جاتے ہین پس اسی
طرحسے اگر ہمارے حضرت اتنی جلدی عرش و
کرسی وغیرہ سب کچھ ملاحظہ فرمائے ہون تو
کیا بعید ہے۔
تاسعاً برق طرفۃ العین مین کہان سے کہان
تک نکل جاتی ہے پس صاحب معراج کو اس سے
بہی جلد اگر یہ سب حاصل ہوگیا تو کیا محال ہے۔
عاشراً دیکھئے ہم لوگون کے سر دن پر بدلیان
کیسی گہوما کرتی ہین اور ایک لحظہ مین کہان
سے کہان تک پہونچ جاتی ہین پس ایسے ہی صاحب
معراج بہی اتنی جلدی زمین سے عرش وغیرہ تک
پہونچ گئے ہون تو کیا بعید ہے۔
یہان پر بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ معراج فقط روحی
ہوئی ہے تو ہم کہتے ہین کہ آیت اسری بعبدہ اور راوحی
الی عبدہ اوسکو باطل کرتی ہے کیونکہ حقیقتاً بالاتفاق
لفظ عبد کا اطلاق مجموعۂ روح وجسم پر ہوتا ہے
جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارایت الذی
ینہی عبداً اذا صلی اور لما قام عبد اللہ اور
الی عبد اللہ اور اللہ لطیف بعبادہ اور مما
نزلنا علی عبدنا اور عبداً شکوراً الی غیر ذلک
اور بعض کہتے ہین کہ یہ فقط ایک خواب تہا تو
ہم کہتے ہین کہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی اوسکو محال
نہ سمجہتا اور مخالفین کی طرف سے یہ شور وغل
نہ کیا جاتا کیونکہ خواب مین تو ہر شخص آسمان پر

جاسکتا اور ہوا پر اڑ سکتا اور پانی مین تیر سکتا
اور عجائبات مشاہدہ کر سکتا ہے جان ڈیون
پورٹ صاحب اپنی کتاب مین عیسائیون کے اعتراض
کے جواب مین لکہتے ہین کہ راقم کہتا ہے کہ ان
نکتہ چینون کو یاد رکہنا چاہیے تہا کہ یہ حکایت
اس فقرہ کے نسبت ذرا بہی بعید از عقل اور خلاف
قیاس نہین ہے جسمین یہ ہے کہ ایک جنگل مین شیطان
نے مسیح کو اغوا کیا جیساکہ انجیل مین لکہا ہے کہ پہر
شیطان اوسے (یعنے مسیح کو) ایک بڑے اونچے
پہاڑ پر لیگیا اور اوسے سب سلطنتین روے
زمین کی اور ان کی حشمت دکہلائی اور اسی
مین یہ بہی لکہتے ہین کہ معراج کے مضمون پر آنحضرت
کے معتقدین مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول
ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین
کہ یروشلم تک تو آپ کا جسم ہی گیا تہا مگر آسمان
پر صرف روح ہی گئی بعض کی راے ہے کہ صعود
آسمانی اور سفر یروشلم دونون آپ نے مع
جسم فرمائی یہ نہین کہ صرف روح ہی گئی ہو آخری
قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے درست
ہونے کا انکار نہین کیا۔ منتہی۔ باقی آیندہ۔

بقیۂ مضمون نقارۂ محمدی در تردید سوالات حمسۂ خر عیسوی

واضح ہو کہ قبل از دین عیسوی دین موسوی جاری
تہا اس حال مین جن لوگون نے کہ دین موسوی

ترک کرکے دین عیسوی اختیار کیا۔ کیا انہون نے دین
موسوی خدا کے طرف سے نہین سمجھا تہا اور دین
عیسوی کو خدا کی طرف سے سمجھا اور اب تک جو
یہودی کہ عیسائی نہین ہوی وہ دین عیسائی
کو کیا سمجھتے ہین اور موسی کا نبی ہونا تو انجیل سے
ثابت ہے جو کچھ جواب اسکا آپکی دانست مین ہو
فہو جوابنا۔ اور کتب مندرجہ بائبل مین تو نبی
اسلام علیہ التحیتہ والسلام کی بہت صاف صاف
اور مصرح خبرین ہین الا مسیح علیہ السلام سے خبر
عہد عتیق مین کہین بہی مصرح نہین ہے اگر کسی
مقام پر صاف صاف خبر ہو ارشاد فرمائے۔
قولہ۔ ثانیاً یہ کہ قبل از دعوی رسالت سے
محمد صاحب کسی دین کی پیروی کس طرح کرتے تہے
کسی کتاب کو پڑہکر یا کسی سے سنکر اور اپنے نجات
کا بہروسہ کیسا تیز رکہتے تہے اور جب اپنے واسطے
رسول اللہ ظاہر کیا تو وہ کون کونسی دلیلین
ملین جن سے حضرت کو معلوم ہوا کہ او نہین خدا
نے رسول مقرر کیا ہے اور جن لوگون نے محمد
صاحب کی پیروی کی ان کو ایسی کون کونسی
دلیلین ملین کہ جن کے سبب سے بلا خوف اور
بلا طمع حضرت کی رسالت کو قبول کیا۔
اقول۔ قبل از اعطاے رسالت جناب پیغمبر اسلام
جنپر بار بار درود وسلام خدائے واحد کی عبادت
کرتے تہے چنانچہ کتب سیر وغیرہ مین درج ہے کہ
آپ اکثر تنہائی کو پسند کرتے تہے اور بیشتر غار
حرا مین گوشہ نشین ہو کر خدا وند کی عبادت مین
سرگرم رہتے تہے کس واسطے کہ روایات صحیحہ اور
معتبرہ سے ثابت ہے کہ وقت تولد آپ نے اول
سجدہ خدا تعالی وحدہ لاشریک کو کیا بعدہ
بزبان فصیح ارشاد فرمایا اشہد ان لا الہ الا
اللہ وانی رسول اللہ۔ جبکہ وقت ولادت
آپ نے سجدہ کیا اور گواہی خدا کی وحدانیت
کی دی اور اپنے کو رسول اللہ کہا تو اس حال
مین آپ کو کسی انسان سے سننے یا کسی کتاب کی
پڑہنے کی مطلق حاجت نہ رہی واضح ہو کہ ہر
امور مستفسرہ کی حاجت اوسکو ہوتی ہے جو روح
القدس سے معمور نہو جناب والا تو شکم مادر
ہی مین روح القدس سے معمور ہو چکے تہے بدیہی
کہ آپ مجسم بروح القدس تہے آپ کو احتیاج
کسی انسان سے سننے یا کسی کتاب کے پڑہنے
کی نہ تہی اور آپ پر جب تک نزول وحی
نہوا اوس وقت تک ملت ابراہیمی کے پیرو
رہے کس واسطے کہ یہ بات قرآن مجید سے بہی
ثابت ہے فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفاً۔ اور جب
وقت میلاد آپ کو رسول اللہ کہا تو ضرورت
کسی دلیل کی باقی نہ رہی مگر برائے اطمینان
اقوام غیر ایک دلیل بہی لکہتا ہون کتب سیر
کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ جناب
جانب غار حرا تشریف لئے جاتے تہے آپ نے ک
آواز سنی کہ انا جبرئیل وانت محمد بعد کو آپنے

دریافت کیا کہ جبرئیل علیہ السلام کسکو کہتے ہین جواب
ملا کہ جبرئیل وہ فرشتہ ہے جو رسولون پر خدا کی طرف
سے وحی لاتا ہے چنانچہ اس واقعہ کو بعد واپس آنے
سے ورقہ بن نوفل سے کہا جو عیسائی فرقہ کا عالم
تہا جواب اُس سے ورقہ نے بیان کیا کہ لاریب
جبرئیل اسی فرشتہ کا نام ہے جو رسولون پر وحی
لاتا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ آپ رسول خدا
ہین کیا اچہا ہوتا کہ مین اوسوقت تک زندہ رہتا
کہ جب آپ سے کفار برسر پرخاش ہوکر لڑتے
اور مین آپ کے ہمراہ کفار سے جنگ کرتا آپ
نے ارشاد فرمایا کہ کیا اسبات پر کوئی مجہہ سے
لڑیگا ورقہ نے جواب دیا کہ تحقیق جسپر جبرئیل وحی
لاتا ہے مخلوق اول اوسکی مخالفت کرتی ہے۔
پس آپکو اس کہنے سے واسطے اطمینان اقوام
غیر سے ایک دلیل کامل اپنے رسالت پر پہونچی۔
اور پیروان طریقہ نبوی کو وہ دلیل ہم پہونچی
کہ جیسے کوئی شخص شیخ زمان مین دیکہہ کر مرید ہوتا
ہے یعنے شیخ وہ ہوتا ہے جسکے اقوال و افعال مطابق
ہون زہد و تقوی امانت و دیانت رحیم الطبع
سلیم المزاج ہو اور مسافر نواز مسکین دوست
ہو راستباز صادق القول ہو خرق عادت
اس سے ظہور مین آوین افعال حسنہ کا فاعل و
ناصح ہو اور سیئہ کا مانع اور خود بہی افعال سیئہ
سے باز رہے عادات حمیدہ اور صفات پسندیدہ
اور اخلاق تامہ رکہتا ہو اور اپنے زبان کو بخش
گوئی اور فسق و فجور سے باز رکہے چنانچہ یہ جمیع صفات
بدرجہ غایت معہ دیگر صفات رسالت آپ مین مجتمع
تہے علاوہ اس کے قبل نبوت آپ جس شجر و حجر کے
قریب ہوکر گذر فرماتے اوس سے آواز السلام
علیک یا رسول اللہ کی آتی تہی اور اکثر درخت
خشک سبز ہوجاتے تہے جب آپ اوس کے تلے
جلسہ فرماتے اور جب آپ وہان سے تشریف لیجاتے
تو بدستور ہوجاتا فقط ایسے ایسے واقعات نادرہ
دیکہہ کر بلا خوف و بلا طمع ایمان لائے اور رسالت
کو قبول کیا الزامی جناب پادری صاحب مسیح
علیہ السلام کے قبل نبوت کس دین کی پیروی
کی اور طریقہ عبادت مسیح علیہ السلام کا کیا تہا اور
بموجب عقیدہ شما مسیح کو تو کوئی آسمانی کتاب مرحمت
ہوئین ہوئی تہی کس کتاب کی اطاعت مسیح علیہ السلام
نے کی اور وہ کونسی دلیل ہے جس سے مسیح علیہ السلام
نے اپنے آپ کو رسول اللہ اور فرزند خدا اور خدا
کہا اور پیروان مسیح نے کن دلایل سے پہچانا کہ
یہ رسول ہی ہے خدا کا فرزند ہی اور خود خدا ہی
ہے حالانکہ یہ اجتماع ضدین محال ہے اور مسیح کو
حواریان نے بطمع دنیا قبول کیا تہا اناجیل کو
دیکہو اور تاریخ کلیسیہ موسومہ ولیم میور صاحب
پراٹسٹنٹ بہی گواہ ہے اور اس کی گواہی یہ
ہے کہ مسیح سے حواریون اور شاگردون کے ابتک
اسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل ہنین سمجہا
تہا اور الحاصل ایمان دینوی نعمتون اور فائدون

مین لگا تہا پادری صاحب گریبان مین منہ ڈالو
اور قول مسیح مندرجہ انجیل متی کو جو باب ہفتم
سے اوس مین ہے پیش نظر رکہو آنکہون پر پٹی نہ
باندہو۔ کہ عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بہی عیب نہ لگایا
جاوے۔ قولہ ثالثاً یہ کہ حسب عقیدہ محمدیون
سے جسقدر آیتین کہ شروع سے آخر تک جبرئیل علیہ السلام
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے ان
سب کی بعقیدہ کیا ہے اور جو آیتین کہ منسوخ ہوئین
ان سب کی بعقیدہ کیا ہے اور منجملہ آیات منسوخ
شدہ سے جو آیتین کہ قرآن مین نہین ہین ان کی
تعداد کیا ہے اور جو آیتین کہ حضرت کو بہلائی
گئین ان کی تعداد کیا ہے۔

اقول جہوٹا ہے فریبی ہے پر از مکر و دغا ہے
مردود ہے ملعون ہے شیطان کا چیلا ہے
کب عہد قدیمین مین نبیون نے لکہا ہے
بتلائے کوئی ہم کو کہان اسکا پتا ہے
مریم سے جو پیدا ہوا وہ ابن خدا ہے

ای صاحب ہوش خود فراموش جیسا کہ عیسائیون
کو یہ مصرعہ سنا سنا کر فریب دیتا ہے کیا اہل اسلام کو
یہ سوال لکہہ کر دہوکا دیا چاہتا ہے اہل اسلام تیرے
دام مین نہ آوینگے پند متعصب کو گوش ناحق
کوش سے نکالکر اسطرف متوجہ ہو اس سوال مین
پانچ استفسار ہین اول کا جواب یہ ہے کہ جسقدر اوامر
نواہی وغیرہ احکامات الہی معرفت جبرئیل علیہ السلام
حضرت کو مرحمت ہوے ان کو کسی معتبر نے بہ لفظ آیت

ہنین لکہا لہذا دعوی بلا دلیل قابل قبولیت نہین
لیکن آپ کی خاطر گذارش کرتا ہون کہ جس قدر
مضمون قرآنی کہ بلوح محفوظ پر تہا اوس کو علماء
اسلام نے ۶۶۶۶ آیت پر بعد نزول مرتب کیا
دوم کا جواب یہ ہے کہ تعداد ان کی ۸ آیت
ہے سوم کا جواب یہ استفسار ہی غلط اور آپ
کی ناسمجہی کی دلیل منجملہ چہ معنے دارد۔ چہارم
کا جواب اصطلاح اہل اسلام مین آیت اس فقرہ
اور جملہ کا نام ہے کہ جو درج قرآن ہے کسی جملہ
یا فقرہ عربیہ کا نام جو کہ قرآن سے علاوہ ہے
آیت نہین ہے اور قرآن اس مجموعہ کا نام ہے
جو بعہد خلافت خلیفہ اول جمع ہوا اور زمانہ
خلافت خلیفہ ثالث مین ترتیب دیا گیا کسواسطیکہ
حدیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ثابت ہے
کہ ہر سال ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام جسقدر کہ
قرآن مجید جناب رسالتمآب کو سنایا کرتے
تہے وہ اسی قدر تہا کہ جواب موجود فی الدفتین
ہے اور لوح محفوظ پہی اسی قدر قرآن مجید تحریر
ہے جسکی گواہی خود قرآن مجید مین موجود ہے
بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ پس جسقدر کہ
آیات قرآنی ہین ان مین سے ایک بہی ایسی
نہین جو درج نہ کی گئی ہو اگر معترض کو دعوے
ہے تو کسی دلیل معتبر سے جو منجملہ آیات قرآنی
یا حدیث مستند و متواتر نبویہ سے ہو پیش کرے
اوسوقت جواب دندان شکن سے وندان شکنے

کیجا دیگی سر دست دعوے بلا دلیل لایق سماعت
نہین - پنجم کا یہ جواب یہ دعوی بھی بلا دلیل ہے
قابل توجہ نہین اگر قابل کے پاس کوئی آیت
قرآنی اس مضمون کی ہو کہ اللہ تعالی نے محمد
صاحب کو فلان آیت یا اس قدر مضمون بھیجا ہے
ہین تو واسطے اثبات دعوے کے پیش کرے ورنہ
صم بکم ہو کر بیٹھ رہے اے غافل اللہ تعالی تو
جناب محمد کی شان مین اسطرح ارشاد فرماتا ہے
قولہ تعالی سنقرئک فلا تنسی - باقی آیندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامدًا و مصلیًا

واضح ہو کہ جب محمدیون نے عیسائیون پر یہ اعتراض
کرنا شروع کیا کہ تمہارے سب کتابین موضوع
و محرف ہین اور باوجود اسکے بھی باخود ہا متعارض
و متناقض تو اس سخت اعتراض کا دفعیہ جب
ان کو کچھ نہ ملا تب دنیون نے اس اعتراض
سے پہاڑ سے ٹکرنے اور پہاری جوی کو اپنے
گردن سے ڈالنے کا یہ طریقہ نکالا کہ عوام مسلمانون
سے یہ کہنا شروع کیا کہ محمدیون کا قرآن بھی
ویسہی محرف و مبدل اللہ صفات مذکورہ سے
متصف ہے چنانچہ تھوڑے ہی زمانہ گذرا کہ پادری
فرعیسی نے ایک اشتہار اسی مضمون کا کلکتہ
کے بعض مکان کے دیوارون اور روشنی کے
ستونون پر آویزان کیا تھا اور بعض اشخاص
اپنی ہاتھ سے بھی دیا تھا لیکن اونکا یہ رنگ کچھ

کچھ بھی جمنے نہ پایا محمدیون نے اوسی وقت اوس کے
دھجی اوڑا کر پھوڑ دیا مگر ؎

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

پادری صاحب اوسپر بھی نادم اور متنبہ نہ ہوے -
اور پھر آج ۷ فبروری ۱۸۸۶ء کو اوسی گائے
گیت و پورانی راگ کو دوسری تال مین چھپوا کر
گانے لگے اگرچہ پادری صاحب مدت سے محمدیون
کے فرمندار اور ان کے بہت سے سوالون کے
جوابات سے ذمہ دار ہین لیکن افسوس کہ اون کے
طرف کچھ خیال نہین فرماتے اور نئے نئے جھگڑون
مین دآل کر اپنے کو بدنام کئے جاتے ہین -
کیا پادری صاحب حسن علی مرحوم کے جواب سے
مطلوب نہین ہین -
کیا پادری صاحب سے وارث حسین متوفی کے
معاملہ مین مطالبہ نہین کیا جاتا -
کیا پادری صاحب کو ارشاد الناس الی قول
برنا باس موسومہ عمدۃ المتکلمین زبدۃ المناظرین
مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب مدرس کا جواب
لکھنا یا لکھوانا فرض ہے -
کیا پادری صاحب پر رسالہ شق القمر و زجۃ القاہر
مؤلفات جناب مولانا ممدوح کا جواب لکھنا یا
لکھوانا فرض ہے واجب نہین ہے -
کیا پادری صاحب کو جناب حافظ نعمت اللہ صاحب
واعظ کلکتہ سے پیغلہ رسالہ کا جواب دینا ضرور

ہنین ہے۔
کیا پادری صاحب کو جناب مولوی ابوتراب رحیم بخش صاحب سے بحث فارقلیط کا جواب لکھنا لازم ہنین ہے۔
مگر شاباش ہے پادری صاحب کو کہ اپنے نام کو نباہی جاتے ہین کتنی ہی بڑی ماشاء اللہ بردا شت کئے جاتے ہین ؎

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است
چون بار برد ہمین عزیز است

مگر بھائی کب تک وکہان تک اگرچہ مسکین ہین مگر آخر بیچارے جان تو رکھتے ہین بموجب یحملون اوزارہم علی ظہورہم سے اتنا بوجھ تو اونہاے ہوے تھے کہ اس پر ایک دندہ بھی لگ گیا پس پادری صاحب بہنا گی اور جھنجلاکر اہالیان بپٹسٹ مشن پریس سے آزردہ کرکے ایک دزراسا پرچہ بنام شمہ از لنھہ عیسوی چھپواکر محمدیون سے اسکے جواب کے طالب ہوے پس اگرچہ اوسکا جواب لکھنا بیفائدہ وقت ضایع کرنا تھا مگر پادری صاحب اگر اسکا کچھ جواب نہ پاتے تو شاید اور کسی جانب سے رخ کرتے اور کان پہنچتے اسلئے مختصر طور پر کچھ اسکا جواب بھی لکھا جاتا اور پادری صاحب کا مشرح و مرعی دکھلایا جاتا ہی قولہ بطرزہ۔ شمہ از لنھہ عیسوے لا الہ الا اللہ الواحد۔

اقول اصحاب بصیرت و ارباب خبرت کو اس عبارت و طرز تحریر مین ان امور کو دزا دیکھنا چاہیے

اولاً لنھہ کو حمد آلہی پر مقدم کرنا۔
وثانیاً لنھہ کا شمہ لکھنا۔
وثالثاً لنھہ سے کام لینا اور اپنی انجیل کے اس عبارت کو پس پشت ڈالنا۔ تم کہا چاہتے ہو کہ تمہارے پاس لنھہ لیکر آؤن یا محبت سے اور روح کی ملایمت سے آیت ۱۲ باب ۴ قرنتیان مطبوعہ کلکتہ بپٹسٹ مشن ۱۸۴۴ء اور جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اسکے طرف پھیر دے متی آیت ۳۹ باب ۵۔

ورابعاً جملہ لا الہ الا اللہ الواحد جو نقص نحوی و لفظ غیر مین تحقیق لغوی ہے اوسکو خیال کرین اور پادری صاحبون سے مبلغ علم کو سمجھ لیوین ؎

ترشح من اللسان ماتی القلب

تری خوش چشمی بنا دیتی ہے پرکاغذ
اس قلم پر ختم ہے جادو نگاری اندنون

قولہ ایحضرت جب آپ کسی بات کا ثبوت چاہتے ہین اور اوسکو کتاب سے ثابت کیا جاتا ہے تو آپ فرما دیتے ہین کہ یہ کتاب مقلدین یا غیر مقلدین کی ہے ہم اوسکو نہین مانتے یا یہ کہ یہ کتاب منسوخ اور محرف ہے۔

اقول۔ معلوم نہین کہ لفظ حضرات صیغہ جمع سے پادری صاحب کسی خاص شخص کو اپنا مخاطب بناتے ہین یا عموماً تمام مسلمانون سے یہ خطاب کرتے ہین تاہم آیندہ۔

فساد برما کی چشمدیدہ کیفیت

ایک صاحب خاص ملک برما مقام تہارداڑی سے اپنے خط مورخہ ۹ اپریل مین لکھتے ہین یہان اپر برما مین تو غیر مامون تھا ہی اب اس نے برٹش علاقہ کو بہی فساد سے معمور کر دیا ہے شاہی جنگ کچہ نہین ہوی پندرہ بیس روز مین اودہر سے اودہر فوج داخل ہوگئی مگر وقت کا اب سامنا ہی۔ تمام ضلع غیر مامون ہو رہا ہے ہر طرف گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ روز بروز تشویش زیادہ ہوتی جاتی ہے ہر چند کہ فوج معقول موجود ہے تو پخانہ نہی ہے مگر توپخانہ اور فوج سے تو اسوقت کام چلتا ہے کہ جب مقابلہ کی نوبت پہنچے۔ سوائے میدان سے جو اتفاقی مقابلہ ہوگیا اور کسی جگہ ڈاکوؤن نے مقابلہ نہین کیا۔

برٹش برما کے اضلاع سوچین پیگو مولمین تو ی باسین وغیرہ مین دو ماہ سے فتنہ فساد ہے مگر یہ ضلع تہارا وادی کہ جسمین میرا قیام ہے پندرہ روز سے یہان بہی وہ آفت ہے کہ اور اضلاع مین بہی یہ نوبت نہ ہوگی۔

جب دیکہا کہ پولیس سے انتظام ممکن نہین تو جنگی فوج رنگون سے طلب ہوی۔ بیس آدمی یہان خزانہ وغیرہ کی حفاظت پر مقرر رہے باقی فوجی آدمی اور پولس کے لوگون کو صاحب میجسٹریٹ لیکر ان کے تعاقب مین گئے اسطرف تو پتہ نہ ملا مگر بندان مین کہ جو ریلوے کا صدر سٹیشن اور تہارا وادی سے ۹ میل پر ہے ڈاکوؤن نے یہ اشتہار لگایا کہ ۱۳ مارچ کو ہم بندان کا بازار اور بستی کو لوٹ لینگے اس واسطے صاحب میجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۲ مارچ کو علی الصباح ۴۰-۴۰ آدمی ہمراہ لیکر ان کی مدافعت کو گئے اور خیال یہ تہا کہ ڈاکو بہی تیس آدمی ہونگے جب جنگل مین ان کے قیام کی جگہ پر پہونچے تو اول تو ۳۰ آدمی سے قریب نظر آئے مگر جب بندوقون کا فیر ہوا تو جنگل سے قریب پانصد آدمی سے نکل آئے اور بہت سامان تہا علاوہ گہوڑے اور نشان وغیرہ کے تین ہاتی بہی تہے مقابلہ شروع ہوا دو آدمی فوجی مقتول اور چھ مجروح خود سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خفیف چوٹ آئی اوسوقت سرکاری آدمیون نے فرار کو قرار پر ترجیحدی مقتول بہی نہ اٹہا سکے۔

بارہ بجے دن کے رمضی آدمی اور صاحب لوگ تہارا وادی مین آئے اور فوج کی طلبی کیواسطے رنگون تلیگرام کیا اسروز تہارا وادی مین ہل چل مچگیا رات کو ایک کمپنی مدراسی فوج بہی آئی میجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس تہارا وادی مین رہے وہی کمشنر اس فوج کو لیکر مفسدین کے تعاقب

مین گیا مگر وہ لوگ بہی وہان سے چلدئے اور اپنے
مقتول ومجروح آدمیون کو چہوڑ گئے تہے قریب
چالیس آدمی سے مقتول ومجروح تہے زخمی یہان
آئے علاج ہوتا ہے اور کچہ لوگ گرفتار ہوے
وہ رنگون بہیجے گئے عام لوگون سے دلون مین
اسقدر خوف چہا گیا ہے کہ دو ہزار آدمی کی آبادی
کی بستی مین اگر چار آدمی ڈاکو آتے ہین تو بستی
چہوڑ آدمی بہاگ جاتے ہین آگ سے ڈرسے گانون
سے لوگون نے اپنے چہپر دن کا پہوس اتار کر
پہینکدیا ہے دن کو بستی مین رہتے رات ہونے
پر جنگل مین چہپ کے پڑتے ہین اور بعض لوگ
ان سے ملے ہوے ہین رسد پہونچاتے ہین اور
مدد دیتے ہین بلکہ کرتے ہین۔
اسواسطے فتنہ اجتکل روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے
تنگولہ مین آج تین روز باقی ہین دیکہئے کیا ہوتا ہے
رعب سرکاری اسدرجہ کم ہوگیا کہ خاص تہارا وا
سے اطراف مین ۳-۳ میل سے قریب تک گاؤن
لوٹ لئے اور جلا دئے اور جبتک خبر آتی ہے آتے
مین انکا پتہ نہین رہتا بہاگ جاتے ہین اس ملک
مین عموماً مکانات بانس سے ہوتے ہین ایک گہر
مین آگ لگانے سے بجز تمام بستی سے جلائے آگ فرو
نہین ہوتی اسضلع سے متصل جو دوسرا ضلع ہنزیدہ
ہے وہان بہی یہی حال ہے اور اضلاع کی خبرین بہی
ایسی ہی تشویشناک آتی ہین بغیر برسات سے
شاید یہ فتنہ فرو نہ ہوگا یہان برسات بکثرت
ہوتی ہے جنگل کا راستہ بند ہوجاتا ہے ڈاکس اور
مچہر کی یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ جانور کا گذر مشکل
ہوتا ہے چہ جائیکہ آدمی۔ مگر ابہی برسات مین
دو مہینے باقی ہین۔ اخبار عام۔

یونان و ترکی

یونان و ترکی سے تعلقات روز بروز نازک ہوتے
جاتے ہین اور کچہ سمجہ مین نہین آتا کہ ان کا انجام
کیا ہوگا سلاطین یورپ نے جو مراسلہ یونان
کو لکہا تہا کہ مخالفت ترکی سے باز آجائے اور وہ
برعکس آمادگیان ظاہر کر رہا ہے اسکے معنے بعض
شاطرون نے یہ لگائے ہین کہ یورپ کے تمام
سلاطین اندر خانہ یونان کے ساتہ ہین ہم بہی
اس رائے پر صاد کرتے ہین فی الحقیقت جبکہ کمزور
یونان اولی سے دستہ از اک سے آگے ایک کمانڈر
موی کلی سے زیادہ حیثیت نہ رکہتا ہو پہر اسکا
یہ داعیہ کہ یورپ بہر کو نہ گانٹھے ذرا ہوش
سے ناخن بڑہانے کی فرمایش کرتا ہے کیونکہ یونان
کے شوخیان عاشق مزاج ترکون کو اتنا ہی
پریشان کرسکتی ہین جتنا کسی چلبلے معشوق کے
زلف دراز کے چند پیچ لیکن یہ ستم ہے کہ وہ تنہا
نہین ہے لارڈ روزبری کا یہ بیان کہ گورنمنٹ
کو اس امر کا پورا اطمینان دلایا گیا ہے کہ روم
پر یونان کے حملہ کو روکنے مین روس متفق ہوکر
کارروائی کریگا گرلیون کا کہیل معلوم ہوتا
ہے گورنمنٹ تو بادشاہ ہے شاید ایک فقیر تکیہ

نشین ہی اس بات کو باور نہ کریگا کہ روس دولت
عثمانیہ کو اس کے دشمنون سے بچانے کے لئے
مستعد ہو سکتا ہے۔
گورنمنٹ کے منہ سے روس کی نسبت ہم ایسے
میٹھے میٹھے بول سنکر اپنا سر دھنا کرتے ہین کہ الٰہی
ہمین کیا ہو گیا؟
بیشک انگلستان و ترکی اپنے فنا ہو جانے پر ہی
سمجھین گے کہ روس کیسا مسیلمہ کذاب تھا۔
ہم اوس آنے والے وقت سے پہلے آنسو بہانا اچھا
جانتے ہین جب ہماری خاکستر برق زدہ کہلیان
سے طرح روس کے سامنے انبار در انبار پڑی ہونگی
اور اوس مین سے دھوان ہی نہ اوٹھ سکیگا
کہ ہماری سوزش نہان سے آسمان کو اطلاع
دے اگر ہم عقل سے کچھ بہرہ رکھتے ہین تو حبطرح
بنے ہمین ترکی سے گلے لگجانے مین ہرگز دیر نہ کرنی
چاہیے اور روس کے فریبون کو ہرات سے پرے
پرے رکھنا ہماری پولیٹکل زندگی مین کئے سال
کا اضافہ کرتا ہے۔

ریویو تاریخ عزیزی

ہمارے ملک سے تعلیم یافتہ نوجوانون کی فرایض
سے پہلا اور بہاری کام یہ ہے کہ مغربی علوم کا
ترجمہ اپنی قوم کے عام فائدے کے لئے اپنی زبان
مین کیا جاوے جس کی وجہ سے عام لوگ بغیر
اس محنت سے جو انگریزی زبان سے حاصل کرنے
کے لئے ان کو اٹھانی پڑتی ہے اپنی ہی زبانمین
ان علوم سے فائدے اٹھاوین لیکن بہت کم ایسے
لوگون کو دیکھتے ہین جو اس اہم کام کے طرف متوجہ
ہون ہماری اس تمہید سے غرض یہ ہے کہ ان
دنون ایک مفید کتاب کا ترجمہ جو اردو زبان
مین کیا گیا ہے اس کو ہم پبلک کے روبرو اپنی
رائے کے ساتھ کرین اور مترجم کے کوششون اور
عرق ریزیون کی داد دین۔
مارس ہسٹری آف انڈیا ایک مشہور انگریزی
تاریخ ہند ہے جو زبان کی فصاحت اور دلچسپ
تاریخی واقعات کے سبب سے طالب علمون کے دنیا
مین ہر دل عزیز اور پسند خاطر ہے مدراس کے سررشتہ
تعلیم مین یہ کتاب ایک مدت سے جاری ہے اور بیشتر
طالب علم ہون گے جو اس کتاب کی زبان کو اپنی
تحریر و تقریر کا راہ نما بنا کر اس طرز لکھنا اور تقریر کرنا
اپنا فخر شمار کرتے ہون گے ایک زمانہ گذر چکا جب
کہ اس کتاب کا ترجمہ ہماری ملک کے دوسری دیسی
زبانون مین جیسی کہ تلنگی اردی کنڈری وغیرہ ہو
ہو چکا اور دیسی زبان سے طالب علمون کو اس سے
سبب سے نفع کثیر بہی پہنچ چکا لیکن جیسا کہ ہم نے اپنی
تمہید مین لکھتے آئے ہین ہمارے تعلیم یافتہ کسی شخص
نے ابتک سکوا اردو زبان مین ترجمہ کرنے کی کوشش
نہین کی منشی محمد عبد العزیز صاحب مدرس ملٹری
نارمل سکول بنگلور کی یہ خوش نصیبی تہی کہ انہون
نے اس عمدہ کتاب کو اردو زبان مین اپنے قوم
کے فائدے کے لئے بڑی محنت اور جان فشانی

اور صرف اوقات اور صرف زر سے اس کتاب کو ترجمہ کرکے چھاپ دی ہم نے اسکتاب کو شروع سے آخر تک دیکھا سب کچھ قابل تعریف پایا عبارت نہایت سلیس اور عام محاورے کے موافق ترتیب واقعات اور تاریخ موافق اصل کے اپنے اپنے موقعون پر برابر ہین کتابت چھاپہ وغیرہ سب درست اور تعریف کے لایق ہین اس کتاب کو جب پڑہنا شروع کرین تو آخر ہوتے تک شوق نہین گہرتا واقعات نہایت دلچسپی سے سلسلہ لکھے ہوے ہین اس کتاب کے شروع مین ہندوستان کا جغرافیہ مختصر طور پر لکھا ہوا ہے جس کے پڑہنے سے مجملاً تمام ہندوستان کا حال معلوم ہوجاتا ہے اور آگے اسکے تاریخی واقعات کے موقع خوب ذہن نشین ہوجاتے ہین پھر ہندون کی قدیم تاریخ اور طرز حکومت اور ان کی سوشل حالات وغیرہ بیان کئے ہین ہندوستان مین اہل اسلام کی عہد سلطنت کا حال زیادہ تر تفصیل کے ساتھ مندرج ہے اس کے بعد ہندوستان اور یورپ کے تجارتی تعلقات جو قدیم زمانہ مین تہے اور وہان سے انگریزون کی شروع امد ہندوستان مین اور زمانہ حال تک موجودہ واقعات گذرے ہین بہت صحیح اور مفصل درج کئے گئے ہین غرض اس کتاب کے پڑہنے سے ہندوستان کی قدیم اور زمانہ حال کے تمام تاریخی واقعات معلوم ہوتی ہین جنکا یاد رکہنا ہر ایک دیسی کے لئے نہایت فائدہ ہے اس کتاب کی ضخامت ۸۰۶ صفحہ کی اور قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے جو نہایت ارزان ہے محصول ڈاک دو آنہ ہوتے ہین ہم اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہین کہ بارسال قیمت ایک جلد منگواکر اگر اس کتاب کو دیکہین تو نہایت درجہ محظوظ ہونگے اور کتاب کا اپنے پاس رکہنا بہت سے وقت واقعات کو دیکہنے کے لئے کام آئیگا درخواست بنام منشی محمد عبدالعزیز صاحب مدرس ملٹری نارمل اسکول بنگلور مع زر قیمت آنی چاہئی فقط۔

گلزار اخبار

گورنمنٹ ہند نے ہوپالین یورپین وزیر اعظم کا تقرر منظور فرمایا

ڈاکخانہ اگرہ کا ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ معہ کل کاغذات خطوط جلگیا

یونان و روم کی جنگ عالمگیر ہوگی اور نہایت سخت خوفناک

ممکن ہے یوروپ و ایشیہ کی راہ قطعی بند رہے اور گہبراہٹ انتہا ہو

انگلستان دست اندازی نہین رکیگا روس نہین ٹلیگا برا ہوگا

سلطان روم نے اپنے کل و کلای ممالک غیر کو آخری ارادہ جنگ کی خبر دی۔

تیس لاکہ روپیہ کی تخفیف اخراجات مصر میں انگلستان نے تجویز کی۔

سلطانی دکیل سخت ناراض ہے اعلی افسری فوج مصر پر انگریز کیون ہو

انگریزی فوج بحری مین بجاے گرانڈیل آہنی جہازون کے چہوٹے

تیز رفتار بنینگے۔

سرکاری ٹکسال مصر مین جہوٹے روپے بنائے گئے کہلبلی عالمگیر

تخفیف اخراجات ہند کی کمیٹی شملہ مین بیٹہہ گئی۔

جہازی طاقتی و رستی و کمانت چہاپت مین انگلستان مصروف ہے

سرحد یونان پر سو لاکہ بیس ہزار فوج ترک دنی کہڑی ہے

مصری فوجین سوڈانمین ہندی فوجون سے چار جگہ لڑچکی ہین

مطبع بحر الاسلام بنگلور میں چھپکر شریف سے شائع ہوا۔